مولانا محمد صادق خلیل

مقالات

شعائر اللہ اور ان کی تعظیم

شعائر اللہ کا لفظ متعدد احادیث میں موجود ہے۔ البتہ قرآن پاک میں اس کا ذکر چار مقامات میں ہے۔

مقام اول: ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ الآیۃ[1] (بے شک (کوہ) صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں) اس آیت میں صفا اور مروہ کو شعائر اللہ کی فہرست میں شمار کیا اور حکم دیا کہ حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے ان کے درمیان بھی سعی کریں اس لئے کہ ان کے درمیان دوڑنا دراصل حضرت ہاجرہ رض کی یاد کو تازہ رکھنا ہے جبکہ وہ اپنے دودھ پیتے بچے کے لئے پانی کی تلاش میں ان کے درمیان تیز تیز چلی تھیں۔

مقام ثانی: یا ایها الذین آمنوا لا تحلوا شعائر اللہ۔ الآیۃ[2] (مومنو خدا کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا) تفسیر خازن میں ہے شعائر اللہ اعلام دینہ واصلہا من الاشعار وھو الاعلام واحد تہا شعیرۃ وکل ما کان معلما لقربان یتقرب الی اللہ تعالٰی من صلاۃ ودعاء وذبیحۃ فھو شعیرۃ من شعائر اللہ ومشاعر الحج معالمہ الظاھرۃ للحواس ویقال شعائر الحج فالمطاف والموقف والمنحر کلہا شعائر (شعائر اللہ سے مراد دین اسلام کے علامات ہیں اس کا اصل لفظ (اشعار) علامت لگانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ شعائر کا واحد شعیرۃ ہے ہر وہ چیز جو تقرب الٰہی کی علامات کی حامل ہے۔ جیسے نماز، دعا، اللہ کے راستے میں جانور ذبح کرنا شعائر اللہ کہلاتے ہیں اور (مشاعر الحج) اگرچہ ظاہراً حواس کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے لیکن اس سے مراد بھی حج کے مقامات ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مطاف وقوف اور منحر (قربان گاہ) سب شعائر اللہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ شعائر اللہ کا اجلال و احترام ضروری ہے۔ ان کی تعظیم میں کوتاہی کرنا یا غیر شعائر اللہ کو شعائر اللہ کی حیثیت دے کر قابل تعظیم سمجھنا شعائر اللہ کے ساتھ استخفاف کے مترادف ہے۔ شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ میں رقمطراز ہیں:

[1] البقرہ ۱۵۸ [2] المائدہ ۲

(کان اهل الجاهلیة یقصدون مواضع معظمة بزعمهم یزورونها ویتبرکون بها وفیه من التحریف والفساد ما لا یخفی فسدّ النبی صلی الله علیه وسلم الفساد لئلّا یلتحق غیر الشعائر بالشعائر ولئلّا یصیر ذریعة لعبادة غیر الله والحق عندی ان القبر ومحل عبادة ولی من اولیاء الله والطور کل ذالك سواء فی النهی)

زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی عقیدت کے پیش نظر بعض مقامات کو قابل تعظیم سمجھتے تھے۔ ان کی زیارت کے لئے جاتے اور انہیں متبرک سمجھتے لیکن ان کا یہ فعل دین ابراہیمی میں تحریف اور فاسد ہونے کی نشاندہی کرتا تھا۔ لہٰذا اس فاسدانہ فعل کو آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بند فرما دیا تاکہ غیر شعائر اللہ کو شعائر اللہ کی فہرست میں شامل کرتے ہوئے غیر اللہ کی عبادت کا باعث نہ بنے سچی بات تو یہ ہے کہ کوئی قبر کسی ولی اللہ کی عبادت کرنے کا مقام اور کوہ طور کو متبرک سمجھ کر وہاں جانا بالکل ممنوع ہے۔ شاہ ولی اللہ کی عبارت صاف پتہ دے رہی ہے کہ کسی مقام کو از خود کچھ عظمت حاصل نہیں اگر اللہ پاک نے کسی مقام کو عظمت عطا فرمائی ہے اور اس کو شعائر اللہ کے لقب سے نوازا ہے اور اس کی تعظیم کا حکم دیا ہے تو دراصل وہاں بھی اللہ پاک کی عظمت کا ہی اعتراف ہے اگر اس کی تعظیم کا حکم من جانب اللہ نہ ہوتا تو ہم کبھی اس کی تعظیم بجا نہ لاتے۔ ظاہر ہے کہ کوہ طور کے ساتھ بھی ایک عظیم الشان تاریخی واقعہ وابستہ ہے۔ لیکن جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جانے سے روک دیا ہے تو پھر اس کو شعائر اللہ کی فہرست سے خارج سمجھا جائے گا۔ زاد المعاد میں ہے۔ لایجوز ابقاء مواضع الشرك والطواغیت ج ۲ ص ۲۲۹ یعنی شرک کے اڈوں، بت خانوں کا باقی رکھنا ناجائز ہے۔

تیسرا مقام: (ذالك ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب[1]) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔ اس آیت سے ماقبل آیت پر غور کیجیے جس کا مضمون یہ ہے کہ صرف ایک خدا کے ہو کر رہو اس کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور جو شخص کسی کو خدا کے ساتھ شریک بنائے گا تو اس کو یوں سمجھے جیسے کہ وہ آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا اس کو ہوا کسی دور جگہ پھینک دے سیاق و سباق پر غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنا بہت آسان ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم کے ساتھ جو شخص غیر شعائر اللہ کی تعظیم کر رہا ہے وہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا رہا ہے اور مشرک کا مآل بالکل واضح اور ظاہر ہے تفسیر ابن کثیر میں ہے (قال ابن عمر اعظم الشعائر البیت) عبداللہ

[1] الحج۔ ۳۲

ابن عمر فرماتے ہیں شعائر اللہ میں سب سے بڑا شعیرہ بیت اللہ ہے۔ شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ میں رقمطراز ہیں۔ قرآنِ پاک، نماز، محمد صلی اللہ علیہ وسلم، بیت اللہ، احرام باندھنے کے لئے نہانا اور احرام کی دو رکعتیں پڑھنا، باآواز بلند لبیک کہنا، قربانی کے اونٹوں کا اشعار کرنا، آبِ زمزم، مدینہ منورہ میں آبادی رکھنا، مسجد نبوی کی زیارت، عام مسجدیں، نماز کے انتظار میں بیٹھنا، اذان کے کلمات کہنا مسجد اقصیٰ، عرفات، مزدلفہ، منیٰ، قربانیاں وغیرہ شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ تفصیلاً ان کے اسرار و رموز سے پردہ کشائی کے لئے (جن کی وجہ سے ان کو شعائر اللہ کی فہرست میں شمار کیا ہے) حجۃ اللہ کا مطالعہ کیجئے۔

چوتھا مقام: (والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير الآية)[1]

اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائر خدا مقرر کیا ہے ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں) قربانی کے جانور شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ لہٰذا ان کی تعظیم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے محبت کی جائے انہیں آب و دانہ ڈالنے میں بخل سے کام نہ لیا جائے۔ محبت اور پیار کے ساتھ ان کی خدمت کی جائے کہ وہ موٹے تازے معلوم ہوں۔ قربانی کے جانوروں کے علاوہ دوسرا کوئی جانور قابل تعظیم نہیں ہے۔ اگرچہ تمام جانوروں کی خدمت کرنا اور انہیں آب و دانہ ڈالنا باعث ثواب ہے

البتہ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کے مطالبہ پر اللہ کے حکم سے جس اونٹنی کا معجزہ ظاہر فرمایا۔ چونکہ وہ اونٹنی اٰیۃ من اٰیات اللہ تھی اس لئے اس کی تعظیم کا حکم دیا گیا اور یہ کہ اسے کچھ ایذا نہ دی جائے اس کے ساتھ خاص ہے۔ حدیث میں ثابت ہے کہ ایک عورت کو اس لئے عذاب ہو رہا تھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا وہ نہ تو اس کی خوراک کا انتظام کرتی اور نہ ہی اُسے چھوڑتی۔ یہاں تک کہ بلی بھوک پیاس کو برداشت نہ کر سکی اور مر گئی اور ایک فاحشہ عورت کو اللہ پاک نے معاف فرما دیا کہ اس نے پیاسے کتے کے لئے پانی فراہم کیا اور اس کو مرنے سے بچایا۔ یہ کہنا بعید از قیاس نہیں کہ وہ کتے کو اس حالت میں دیکھ کر نہ صرف یہ کہ آبدیدہ ہوئی اور اس پر رقت طاری ہوئی بلکہ اس کی طبیعت میں انقلاب آگیا اور اس نے گناہ کی زندگی سے تائب ہو کر پاک بازی کی زندگی گزارنے کا عہد کر لیا۔

(غیر شعائر اللہ کی تعظیم) پاکستان میں حقیقی اولیاء اللہ اور مصنوعی اولیاء اللہ کی بے شمار قبروں

---

[1] الحج ۳۶۔

کو غیر شرعی نام (مزارات) سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ ان کی تعظیم و تکریم میں اس قدر غلو نظر آ رہا ہے کہ ایک سچے مسلمان کی آنکھیں غیرت اور شرم سے جھک جاتی ہیں اور وہ اپنی بے بسی پر چند آنسوؤں کے قطرے بہانے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ سرزمین ایک خدا کی نہیں بلکہ اس میں ہزاروں سے تجاوز نفع نقصان کے مالک اولاد دینے والے خدا موجود ہیں جیسا کہ خالص ہندو آبادی کے وقت یہ ملک دیوتاؤں اور دیویوں کا ملک کہلاتا تھا۔ صرف نام بدلنے سے حقیقت میں تبدیلی ممکن نہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ان (معاذ اللہ) مزارات کے اردگرد کے درختوں اور لکڑیوں کو بھی قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے اور حرم مکہ، حرم مدینہ منورہ کے درختوں کی طرح ان درختوں کو بھی احتراماً استعمال میں لانا گناہ سمجھا جاتا ہے پھر وہاں روشنی اور خوبصورتی کے لئے رنگ برنگ کے قمقمے آویزاں کیے جاتے ہیں۔ مزارات کی دیواروں کا حجر اسود کی طرح بوسہ لیا جاتا ہے۔ خوشبودار معطر عرقوں سے غسل دیا جاتا ہے اور بڑے اہتمام کے ساتھ عرس منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ نذر و نیاز تحائف و ہدایا جانوروں کپڑوں نقدی کی صورت میں لاکھوں سے متجاوز ہوتے ہیں اور بعض عرسوں میں تو بحد نظر انسانوں کا ہجوم ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا نقشہ پیش کر رہا ہوتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ رب ذو الجلال والاکرام کی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بس اسی کی تعظیم کریں یا جن چیزوں کو اس نے قابل تعظیم گردانا ہے اور شعائر اللہ کے لقب سے نوازا ہے۔ اُس کی تعظیم بجا لائیں کیا محرم الحرام میں (تعزیہ، شبیہہ قبر حضرت حسین رضی اللہ عنہ، ذوالجناح، گھوڑا، وغیرہ بھی شعائر اللہ میں داخل ہیں؟ اگر نہیں تو ان شرکیہ افعال سے باز رہنا چاہیے حقیقت یہ ہے کہ شیطان اپنی پوری قوتوں کو انسانوں کے گمراہ کرنے میں صرف کر رہا ہے اور انہیں نئی نئی بدعات اور مشرکانہ اعمال و رسوم کے ایجاد کرنے اور پھر ان کو دین اسلام کی صورت بخش رہا ہے۔ لہذا اہل توحید کا فرض ہے کہ وہ بیدار ہوں اور اپنے گردوپیش کا جائزہ لیں۔ خاموش تماشائی نہ بنے رہیں، بلکہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور مخلوق خدا جو خالق حقیقی سے باغی ہو چکی ہے اسے اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرائیں شاید وہ ضلالت و گمراہی کے دلدل سے باہر نکل آئیں اور ان کا دامن اسلام کی لازوال دولت سے بھر جائے۔

موجودہ حکومت پاکستان میں اس وقت جو حکومت برسر اقتدار ہے بحمد اللہ وہ یہاں کتاب و سُنت کی حکمرانی کے لئے کوشاں ہے۔ لیکن بڑے ادب و احترام کے ساتھ ہم واشگاف الفاظ سے ان کی خدمت میں اس حقیقت کے اظہار میں کچھ جھجک محسوس نہیں کرتے کہ اصلاحی

نظام کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ معاشرہ میں اسلامی روح کارفرما ہو، حدود الٰہیہ کا نفاذ ہو عبادات، معاملات، معاشیات، اقتصادیات، سیاسیات اور اخلاقیات کا اسلامی چارٹ تیار کیا جائے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی پابندی کرائی جائے وہاں اس سے بھی زیادہ اہم یہ ہے کہ مشرکانہ نظریات کی اشاعت پر قدغن عائد کی جائے، بدعات، خرافات جنہوں نے اسلام کے تابناک چہرے کو گہنا دیا ہے ان کے ازالہ کا حکم دیا جائے۔ غیر اللہ کی پرستش کے اڈوں کو بند کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ یہ ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس میں توحید کے نغمات گونجنے لگیں

شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے یہ جہاں معمور ہو گا نغمہ توحید سے

شرک معاف نہیں ہوتا

کیا یہ حقیقت نہیں کہ جو چیزیں شعائر اللہ نہیں ہیں انہیں دیدہ دلیری شوخ چشمی سے شعائر اللہ کی فہرست میں شامل کرنا پھر نہ صرف یہ کہ ان کی تعظیم کرنا بلکہ ان کی عبادت کرنا کیا شرک نہیں ہے۔ جبکہ ہم کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ شعائر اللہ کی عبادت کرنا شرک ہے۔ صرف ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے ان کی عبادت کا حکم نہیں دیا گیا صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس وضاحت کے بعد کتاب و سنت میں کوئی جزئی ایسی موجود نہیں جس سے ثابت ہوتا ہو کہ مزارات، مشاہد وغیرہ شعائر اللہ ہیں یعنی شرعاً ہم پابند نہیں ہیں کہ ان کی تعظیم کریں وہاں اعتکاف بیٹھیں، عبادت کریں، چادریں چڑھائیں ان کا طواف کریں۔ وہاں عرس کی محفلوں کا انعقاد کریں تو جب ان کی تعظیم والے امور جائز نہیں تو ان کے سامنے پیشانی رگڑنا ان کے تصرفات کا نظریہ رکھتے ہوئے ان سے استمداد کرنا، حوائج کا مطالبہ کرنا شرک نہیں ہے؟ اور کیا ان ناپاک جراثیم سے پاکستان جیسے اسلامی مملکت کو پاک کرنا ضروری نہیں ہے؟ علامہ اقبال کے دو شعر ملاحظہ ہوں وہ اسرار و رموز میں فرماتے ہیں ؎

رشتہ آئین حق زنجیر پا است پاس فرمان جناب مصطفےٰ است

ورنہ گرد تربتش گردیدمے !! سجدہ برخاک او پاشیدمے

وہ فرماتے ہیں کہ اگر قانون خداوندی مجھے پابہ زنجیر نہ کرتا اور مجھے جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا پاس نہ ہوتا تو میں حضرت فاطمۃ الزہراء کی قبر کا طواف کرتا اور سجدہ کرتا۔ علامہ اقبال کے اشعار ان لوگوں کے لئے کھلا چیلنج ہیں جو ان کے افکار کی اشاعت میں کوشاں ہیں اور انہیں معمارِ پاکستان کے لقب سے نوازتے ہیں کہ کس طرح وہ اپنے دامن کو شرک کی آلودگیوں سے بچاتے ہوئے